- دار العلوم الاسلامیہ میں داخلہ لیا۔
- اس نے لکھنے پڑھنے میں خوب محنت کی
- اس کے اساتذہ اسے بہت چاہتے تھے۔
- سالانہ امتحان میں فرسٹ پوزیشن لایا۔
- محمود نے اس سے قطع تعلق کرلیا۔
- استاذ نے محمود کو نصیحت کی۔
- محمود استاذ کی بات سے متاثر ہوا۔
- کیا تم محنت سے تعلیم حاصل کرتے ہو؟

(۳) درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے:

العميد ....

تكاثر ....

تكلم ....

جدار ....

القراءة ....

استنصر ....

الامتحان السنوى ....

النجاح ....

(۴) سبق میں آئے ہوئے ثلاثی مزید فیہ کے افعال کی شناخت کر کے ان کے ماضی، مضارع اور مصدر لکھئے۔

الدرس -۱

تاريخ اللغة العربية وآدابها

عربی زبان دنیا کی قدیم ترین زبانوں میں سے ایک ہے جس کا سلسلہ انتساب یوں تو حضرت آدمؑ سے جوڑا جاتا ہے مگر تحقیقی طور پر یہ زبان حضرت نوحؑ کے بیٹے سام کی اولاد کی بولی سے نکلنے والی زبان ہے جو براعظم ایشیاء کے جنوب مغرب میں واقع جزیرۃ نما عرب سے پھیلی اور پھولی جو شمال میں حدود شام مشرق میں دریائے فرات، جنوب میں بحر ہند اور مغرب میں بحیرۂ احمر سے گھرا ہوا ہے، جس کو قحطانی، عدنانی، کنانی، اقوام نے اپنا مسکن بنایا انہیں میں سے کچھ تو عذاب الٰہی کا شکار ہو کر نیست و نابود ہو گئے جنہیں عرب بائدہ کہا جاتا ہے۔

اور کچھ وہ یمنی باشندے جن کا نسب قحطان سے جا کر ملتا ہے جن میں خاندان حمیر کے شاہان و نوابین بھی ہیں، انہیں عرب عاربہ کہا جاتا ہے یہی اس زبان کے اصل بانی ہیں۔

اور انیسویں صدی قبل مسیح میں سرزمین حجاز پر آ کر اول اول بسنے والی حضرت اسماعیلؑ کی اولاد جس نے شاہان جرہم سے دامادی کا رشتہ جوڑا، عرب مستعربہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جن کا سلسلہ نسب عدنان سے جا کر ملتا ہے اور عربی نسل کا صحیح سلسلہ نسب انہیں پر ختم بھی ہوتا ہے اسی سلسلہ نسب میں ہمارے رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہیں۔

جس کی زبان (یعنی عرب مستعربہ) سب سے زیادہ مستند معیاری اور قابل تقلید تھی اور انہیں کی زبان کا ساری دنیا میں چلن ہوا جن میں شعراء اور نثر نگار سب پیدا ہوئے، یہ اور بات ہے کہ شعراء کا تناسب نثر نگار کے مقابلہ بہت زیادہ تھا جس کی بنیادی وجہ تحریر کی صلاحیت سے عاری ہونا تھا۔ لکھنے کا رواج نہیں کے برابر تھا،

معدودے چند افراد تھے جو لکھنا جانتے تھے لیکن اپنی تاریخ کو باقی رکھنے اور قابل فخر کارناموں کو آنے والی نسلوں وتک منتقل کرنے کے نیک جذبے نے انہیں اپنے حافظے پر ہی بھروسہ کرنے پر لاکر ٹھہرادیا اور حافظہ میں جلدی اور زیادہ دنوں تک باقی رہنے والی چیز شاعری سے بہتر کوئی اور دوسرا طریقہ نہیں تھا۔

چارۂ وناچار انہیں شاعری کی طرف متوجہ ہونے پر مجبور ہونا پڑا اور یہی فکر وجذبہ ان کے درمیان شاعری کے عام ہونے اور پھلنے وپھولنے کا سبب ٹھہرا جس میں غزل کی شوخی بھی ہے اور فخر کی جلوہ گری بھی، مرثیہ کی دردناکی بھی ہے اور ہجو کی تلخ نوائی بھی۔ جس کے اظہار کے لئے میلہ وبازار کا انتخاب کیا جاتا اور پھر شعراء اپنے اپنے قبیلہ کی نمائندگی کرتے ہوئے اس میں اپنا کلام پیش کرتے اور صاحب سجادہ ان کے کلام کو سن کر اس پر اپنی رائے پیش کرتا جس کے نتیجہ میں کوئی مثالی شاعر قرار پاتا تو کسی کو سند استناد پیش کیا جاتا۔

عربی شاعری میں معلقات اسی قبیل کی یادگار ہے جن میں امراء القیس، عمر بن کلثوم، زہیر و بن ابی سلمی، طرفہ بن العبد، لبید بن ربیعہ، عنترہ بن شداد اور حارث بن حلزہ سات ایسے شعراء ہیں جنہیں جاہلی شعراء میں امامت کے منصب پر فائز تصور کیا جاتا ہے۔

رہا نثری حصہ تو وہ سوائے خطبات، امثال وحکم اور کاہنوں کے پر پیچ کلام کے اور کوئی دوسرا نمونہ نہیں ملتا یہی عصر جاہلی کے عربی کلام کا ماحصل ہے جس کی تفصیل تاریخ ادب عربی کی مفصل کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ جوان کے مزاج وماحول کا پرتو اور طبیعت وفطرت کا عکاس ہے جس میں سادگی اور صفائی، حق گوئی وبیباکی، مزاج کی تختی فطرت کی کرختگی سب کچھ شامل ہے۔ تاریخ ادب عربی میں اس عہدہ کو عہد جاہلی سے جانا جاتا ہے جس کا سلسلہ آنحضرت کی بعثت پر ختم ہو جاتا ہے۔

عہد اسلامی:

لیکن جب حضرت اقدس ؐ نبی بنا کر بھیجے گئے اور آپ کے ساتھ قرآن جیسی پر اثر فکر انگیز اور فصیح وبلیغ آسمانی کتاب نازل ہوئی تو لوگوں کا ذہن شعر سے نثر کی طرف منتقل ہوا اور قرآنی اسلوب سے متاثر ہو کر لوگوں نے نثر کی طرف بھی کوششیں تیز کیں جس کے نتیجہ میں عربی نثر کو پنپنے اور پھلنے پھولنے کا موقع ملا جس میں قرآن،

احادیث نبوی، خطبات رسول اکرم، اور تقاریر صحابہ کرام نے نمایاں کارنامہ انجام دیا۔ لوگ اس صنف سخن کی طرف متوجہ ہوئے، نثر میں اپنی بات پیش کرنے کی کوشش کی، اس طرح اس عہد یعنی عہد اسلامی میں شعر اور نثر دونوں کو فروغ پانے اور ترقی کرنے کا خوب خوب موقع ملا۔

اس عہد کے مشہور شعراء میں حضرت حسان، حضرت کعب بن زہیر، حضرت خنسا ایسے شاعر و شاعرۃ ہیں جنہوں نے صنف شاعری کو مکمل پاکیزگی اور طہارت کے ساتھ پیش کرنے اور فروغ دینے کی کوشش کی وہیں حضرت رسول اکرم اور صحابہ کرام خصوصاً حضرت عمر بن خطابؓ اور حضرت علی بن ابی طالبؓ کے علاوہ سحبان بن وائل، زیاد بن ابیہ اور حجاج بن ثقفی نے بھی خطابت سے نثری ذخیرہ کو مالا مال کر دیا اب شعر کے علاوہ نثر کی طرف بھی لوگوں کا ذہن منتقل ہونے لگا۔

یہاں تک کہ جب عہد بنو امیہ کا آغاز ہوا تو اس صنف نے مزید ترقی کی اور خطبات و مواعظ کے ساتھ ساتھ باقاعدہ انشاء پردازی نے اپنا قدم جمانا شروع کر دیا۔ جس میں عبدالحمید الکاتب کا نام سرفہرست رکھا جاسکتا ہے جس کے ذریعہ نثری کوشش تیز ہوئی اور اس سرمایہ کو فروغ حاصل ہوا۔ لیکن اس دور تک مختلف قوموں اور نسلوں کے اسلام میں داخل ہونے اور عربی زبان سے واقفیت حاصل کرنے کے جذبہ نے اہل زبان کو اس زبان کے اصول قواعد منضبط کرنے پر مجبور کر دیا تاکہ یہ زبان کسی بھی خلل اور بگاڑ سے محفوظ رہ سکے جس کے نتیجہ میں عربی زبان کے قواعد نحو اور صرف کی شکل میں وجود پذیر ہوئے جو اس عہد (یعنی عہد اموی) کی اہم یادگار ہے۔

اس عہد اور انہیں افراد تک کی زبان کو معیاری اور قابل تقلید زبان بھی قرار دیا گیا کہ اس عہد اور ان حضرات کا فرمودہ ہمارے لئے قابل تقلید ہے ان کے بعد پھر کوئی بھی ادیب و شاعر زبان و بیان اور قواعد میں اگر انہیں کا متبع و پیرو کار ہے تو وہ قابل تقلید ہے ورنہ اس کی کوئی بھی ترکیب و ترتیب کسی بھی عربی زبان داں کے لئے نمونہ اور تقلید کا سبب نہیں ہوگی۔

عہد عباسی:

عہد عباسی کے قیام نے جہاں ملک و مملکت کی وسعت و پھیلاؤ میں بے مثال کارنامہ انجام دیا وہیں علوم

وفنون زبان وادب کے فروغ وترقی میں بھی نہایت اہم رول ادا کیا ہے اس عہد میں عربی شعرونثر دونوں صنفوں نے بیحد ترقی کی، اسلوب وانداز بیان میں نکھار وسدھار آیا، فکر وخیال میں وسعت پیدا ہوئی، تمام اصناف سخن پر طبع آزمائی کی گئی، نثر ونظم دونوں صنفوں میں یکساں کوشش کی گئیں جس میں قوم ملل کے اختلاط اور علوم وفنون کے لین دین نے بھی بہت زیادہ اثر دکھایا، نئی نئی ترکیبیں عمدہ تعبیریں، نازک خیال، اچھوتی فکر نے عربی زبان ووادب کے دامن کو بھر دیا جس میں شاعر اور ادیب دونوں نے اپنے جوہر دیکھائے۔ نثر نگاروں میں ابن المقفع اور اس کی کتاب "کلیلہ ودمنہ، جاحظ اور اس کی کتاب، البیان والتبیین" اور کتاب البخلاء، ابن العمید اور صاحب عباد اس عہد کے ایسے نثر نگار ہیں جن کے اسلوب وطرز نگارش نے عرب نثر کے دامن کو لعل وگہر سے بھر دیا ہے جن کی اتباع وتقلید کو اس فن کی معراج قرار دیا جاسکتا ہے۔

وہیں شعراء میں ابونواس اور ابن اسرومی، ابوتمام اور متنبی بحتری اور ابوالعلا المعری ایسے قادر الکلام شعراء ہیں جن کی شعر گوئی نے گویا اس صنف کو بام عروج پر پہنچا دیا۔ جن کے مجموعے اور دواوین اس زبان کا سرمایہ افتخار ہیں جس میں زبان وادب کی تمام خوبیاں سمٹ کر یکجا ہوگئی ہیں۔ جس میں ادب کا کروفر بھی ہے زبان کا لعل وگہر بھی، اسلوب بیان کی شان وشوکت بھی ہے اور فکر وخیال کی عظمت ورفعت بھی۔

اسی عہد کی نثری یادگار فن مقامہ ہے جس نے عرصہ دراز تک کسی بھی صاحب علم کو اپنے اسلوب وطرز ادا کے دائرہ انحصار سے نکلنے کی سوچ پر قدغن لگا رکھی تھی کسی بھی صاحب علم کو اپنا علم وحکمت منوانے کے لئے ضروری تھا کہ وہ اس اسلوب کی اتباع کرے یہ اور بات ہے کہ زبان کے فروغ اور ترقی میں یہ اسلوب وانداز بڑی رکاوٹ بنا اور اہل علم کی نثری کوششوں سے وہ فائدہ حاصل نہیں ہوا جس کی کسی صاحب علم سے توقع کی جاسکتی ہے کیونکہ اس کا سارا زور سجع بندی اور قافیہ پیمائی پر تھا معنی ومفہوم سے اس کو کوئی لگاؤ نہ تھا، ظاہر ہے اس انداز تحریر سے الفاظ کا تاج محل ضرور تیار ہو گیا، مگر اس سے معنوی طور پر وہ فائدہ حاصل نہ ہوسکا جس کی کسی بھی قوم کو ضرورت ہوا کرتی ہے۔

عہد جدید:

پھر ۱۷۹۹ء میں جب مصر پر نپولین نے حملہ کیا تو اس کا حملہ جہاں بہت سارے اعتبار سے عربوں کے لئے

سودمند ثابت ہوا وہیں زبان وادب کے اعتبار سے بھی یہ عہد بڑا تابناک اور روشن رہا، اس عہدہ میں مغرب کے اختلاط نے فکری وفنی ہر اعتبار سے عرب کی معاونت کی، اسلوب میں سہل نگاری اور فکر میں سنجیدگی وسادگی آئی، پریس کی آمد نے علوم وفنون کے عام ہونے میں بھی بڑا اثر دیکھایا اس کا اثر بھی عربی زبان وادب پر پڑا اس طرح اس عہد (یعنی عہد جدید) نے عرب شعر ونثر دونوں کیلئے فکر وعمل کا بڑا میدان لاکر کھڑا کر دیا جس کے نتیجہ میں جملہ جدید فنون مثلاً افسانہ، ناول، تنقید وغیرہ بڑے پیمانہ پر وجود پذیر ہوئے، اور یہ زبان دنیا کی کسی بھی زبان اور ادب کا مقابلہ کرنے کی مستحق ٹھہری جس میں سینکڑوں اہل قلم نے اپنی جولانی طبع سے اس کی وسعت وگہرائی اور گیرائی میں بے پایاں اضافہ کیا۔

یہ عربی زبان کی تاریخ کا نہایت مختصر خاکہ ہے جس کی تفصیل کے لئے اس زبان کی بے شمار تاریخیں مختلف زبانوں، عربی، انگریزی اور اردو میں دستیاب ہیں جس کا مطالعہ اس فن کے طالب علموں کیلئے سودمند اور نفع بخش ہو سکتا ہے۔

مشق:

(۱) عہد جاہلی میں کس صنف کا فروغ ہوا اور کیوں؟
(۲) عہد اسلامی میں نثر کے فروغ کی وجہ کیا ہے؟
(۳) سفاک کس عہد کی یادگار ہے؟
(۴) تعلیقات کا تعلق کس عہد سے ہے اور اسکے کسی مشہور شاعر کا کیا نام ہے؟
(۵) عہد جدید کس عہد سے شروع ہوا۔
(۶) نحو وصرف کیوں وجود میں آیا اور کب؟
(۷) عہد عباسی کے دو مشہور نثر نگار کا نام لکھیے۔

الدرس-٢

العفلُ الأمر

أنظر	أعْبُدْ	اِضْرِبْ	أقْتُلْ	قُلْ
أنصُرْ	اِذْبَحْ	اِنْهَضْ	أسْجُدْ	اِرْكَعْ
	اِسْمَعْ	اُكْتُبْ	اِقرأ	

يَـا بُنَـيَّ اِنهَـض مِـن الـنَّـومِ صَبـاحـاً مُبكراً ـ واَغسِل وجهَكَ وَ اَيْدِيَكَ وَاَرجُلكَ وَاذهبْ إلى المَسجد ـ وَاُعبُدْ رَبَّكَ الَّذِىْ خَلقَكَ وَكُلْ وَاشرِب عَلىٰ اِسْمِ الـلّٰـهِ وَالبِسْ اَحْسـنَ ثِيَابِكَ وَاذهَـبْ اِلىٰ المَدرَسَةِ ، وَاجْلِسْ فِي الصَّفِّ بِـالادبِ وَالـوَقـارِ لأنَّـه حِلْيَةُ الانسَانِ ، وَاقرَأْ دَرسَكَ وافهَمْه ثمَّ ارجِعُوا أيُّها الاولادُ ! اِلىٰ بُيُوتِكُم واَخلَعُوا ثِيَابَ المَدرسَةِ وَضَعُوها فِي الحُجرَةِ وَ تَوَضَّأُوا وَصَلُّوا صَلاَةَ العَصرِ قَانِتِينَ لِلّٰه وَاَشرِبُوا الشَّائَ فِإن الشَّائَ اَلَذُّ اشرِبةٍ فَاخرُجُوا اِلَى الـمَيْدَانِ وَالـعَبُوا مَـع اَصْـدِقَائِكُم وزُملائِكُمْ ، ثمَّ اَرجِعُلوا قَبلَ المَغرِبِ

وَصَلُّوا صلاةَ المَغرِبِ بِالجَمَاعةِ وَاكتُبُوا فُروضَ المَدرسَةِ وَكُلُوا وَاشرَبُوا هَنِيئاً مَرِيئاً ۔ واشكُروا اللہ کَثیراً فَاعبُدُوا رَبَّکُم وَارقُدُوا عَلیٰ اِسْمِ اللّٰہ الی الفَجرِ عَلی فِراشِکُم ۔

حل لغات:

انظر	:	تو دیکھ
اعبد	:	تو عبادت کر
اضرب	:	تو ما
اقتل	:	تو قتل کر
قل	:	تو کہہ
انصر	:	تو مدد کر
اذبح	:	تو ذبح کر
انهض	:	تو اٹھ
اسجد	:	تو سجدہ کر
ارکع	:	تو رکوع کر
اسمع	:	تو سن
اکتب	:	تو لکھ
ارجعوا	:	تو سب لوٹو

بیوت : گھر (بیت کی جمع)

اخلعوا : تم سب لباس اتارو

ضعوا : تم سب رکھو

توضأوا : تم سب وضو کرو

صلوا : تم سب نماز پڑھو

قانتین : خاکساری اختیار کرتے ہوئے

اقرأ : تو پڑھ

صباحاً مبکراً: صبح سویرے، تڑکے

وجہ : چہرہ

ایدی : ہاتھ (ید کی جمع)

ارجل : پاؤں (رجل کی جمع)

خلق : اس نے پیدا کیا

کل : کھاؤ

اشرب : تو پی

البس : تو پہن

ثیاب : کپڑا (ثوب کی جمع)

حلیۃ : زیور

افہم : تو سمجھ

اخرجوا : تم سب نکلو

العبوا : تم سب کھیلو

زملاء : ہمجولی، دوست (زمیل کی جمع)

فروض المدرسة: ٹاسک (ہوم ورک)

هنيئاً مريئاً : آسودہ ہوکر

ارقدوآ : سوجاؤ

یاد رکھنے کی باتیں

- فعل امر وہ فعل ہے جس کے ذریعہ مخاطب کو کوئی کام کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔
- امر حاضر فعل مضارع کے حاضر کے صیغوں سے بنتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ:

(۱) مضارع سے علامت مضارع "ت" کو حذف کرکے شروع میں ہمزہ وصل لگا دیا جائے اور آخر کو جزم دیا جائے۔

(۲) اگر مضارع کا عین کلمہ مضموم (پیش والا) ہو تو ہمزہ وصل مضموم ہوگا اور اگر عین کلمہ مفتوح (زبر والا) یا مکسور (زیر والا) ہو تو ہمزہ وصل مکسور ہوگا۔ جیسے: تنصر سے انصر، تذھب سے اذھب

اگر علامت مضارع کے بعد والا حرف ساکن نہ ہو بلکہ متحرک (حرکت والا) ہو تو ہمزہ وصل کی ضرورت نہیں۔ جیسے بعد سے عد ہوگا۔

نون اعرابی امر میں ساقط ہو جائے گا۔ نون ضمیر اپنی حالت پر رہے گا۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو وہ بھی گر جائے گا۔ جیسے تدعون سے اذع۔

گردان امر حاضر معروف

گردان	صیغہ	مذکر حاضر	معنی	کیفیت
افعل	واحد	" "	تو ایک مرد	آخر کو جزم ہوا
افعلا	تثنیہ	" "	تو دو مرد کرو	نون اعرابی گر گئی
افعلوا	جمع	" "	تم سب مرد کرو	نون اعرابی گر گئی
افعلی	واحد	مؤنث حاضر	تو ایک عورت کرو	نون اعرابی گر گئی
افعلا	تثنیہ	" "	تم دو عورتیں کرو	نون اعرابی گر گئی
افعلن	جمع	" "	تم سب عورتیں کرو	نون ضمیر نہیں گری

مشق

(ا) درج ذیل سوالوں کے عربی میں جواب لکھیے۔

۱- متی تنهض من النوم صباحاً؟

۲- اتعبد ربك ؟

۳- ماذا تفعل في الصف؟

٤- اتعلب بعد العصر ؟

٥- من يلعب معك ؟

٦- متى تكتب فروض المدرسة؟

٧- اتنام بعد العشاء متصلا؟

٨- ماذا تأكل في الفطور؟

٩- متى تذهب الى المدرسة؟

(۴) عربی میں ترجمہ کیجئے۔

- حامد صبح سویرے ہاتھ منہ دھو!
- صاف ستھرے کپڑے پہن۔
- بازار جا اور سبزیاں لا۔
- دوپہر میں تھوڑی دیر سو جا
- عصر سے مغرب تک اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل
- مغرب کے بعد اپنے ہوم ورک کر
- اپنے اسباق یاد کر
- پھر کھانا کھا اور عشاء کی نماز پڑھ کر سو جا۔

(۳) درج ذیل فعلوں سے فعل امر کے تمام صیغے لکھئے۔

افعال	فعل امر					
ترکع						
تذهب						
تفهم						
تضرب						
تنصر						
تقتل						

(۴) فعل امر بنانے کا قاعدہ لکھئے۔

(۵) مندرجہ ذیل افعال کی مدد سے جملے بنائیے:

كل : ....

اذهب : ....

اقر : ....

اقرئ : ....

جلسی : ....

اذهبا : ....

اعبدوا : ....

ارکعن : ....

توضا : ....

أکرمي : ....

احفظن : ....

(۶) فعل مضارع کے درج ذیل صیغوں پر غور کیجئے اور پھر اس سے فعل امر کے صیغے بنائیے:

تنصروا : ....

تذھبون : ....

تقرئین : ....

تقتلن : ....

تضربان : ....

تضربین : ....

تسمعون : ....

تاکلون : ....

ترکعان : ....

تجلسین : ....

تفتحان : ....

تأمرون : ....

(۷) فعل امر کی تعریف مثال کے ساتھ لکھئے۔

العفلُ النهى

لَاتَضحَكْ	لَاتَعبُدْ	لاتُشرِكْ	لاتَجعَلْ
لَاتَكذِبْ	لاتَلعَبْ	لاتَاْكُلْ	لاتَكسِرْ
	لاتَترُكْ	لاتَذهَبْ	

اَيُّهـا الـوَلـدُ الـصَّغِيرُ! لَا تَذهَبُ اِلى الاَسوَاقِ كلَّ وَقتٍ، وَلا تَضِعْ وَقتَك الثَّمِيْن ـ فَان الـوَقـتَ اَثـمنُ مِن الذَّهبِ وَالفِضَّةِ۔ وَلَا تَذهَبُ اِلى المَدرسَةِ بِـالتَّاخيرِ وَلَاتَكسَلُ فِى القِرَاْةِ وَالكِتَابةِ لِاَنَّ العِلمَ نُورٌ مِن نُورِ اللّٰه وَلَاتَمْشِ فِى الطَّـرِيقِ مَـرحاً فَاِنَّ اللّٰه لَايُحِبُّ المُتَكبِّرِيْن ـ وَلَا تَضحَكْ عَلى احدٍ لاَنَّ مَن ضَحَكَ ، ضُحِكَ۔ وَلَاتَمزَح دَائِماً لِاَنَّ كَثرةَ المِزاحِ تُمِيتُ القَلبَ وَتُشِيْعُ الـجُبْنَ ـ وَلَاتَكذِبُوا فَاِنَّ الكِذبَ خَصلَةٌ مَذمُومَةٌ وَعادَةٌ سَيِّئَةٌ وَقَالَ نَبِىُّ اللّٰه صَلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّم ايةُ المُنَافِقِينَ ثَلاثٌ، اِذَا حَدَّثَ كَذبَ۔ وَلا تَقرَؤا وَقتَ

الـلَّعِبُ وَلَاتَـلْـعَبُوا وَقتَ القِراءَةِ ـ وَلَاتُشْرِكُوا بِاللّٰهِ لِأَنَّ الشِّرْكَ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ ـ وَلَاتَعْبُدُو والشَّيْطَانَ فِانَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عدوٌّمُبِينٌ ـ لَاتَعْبُدوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمر ولاتجعَلُوا مَعَ اللّٰهِ الٰهاً اٰخر۔

حل لغات

لا تضحك	:	مت ہنس
لا تشرك	:	مت شریک ٹھہرا
لا تترك	:	مت چھوڑ
لا تكذب	:	جھوٹ مت بول
لا تضع	:	مت ضائع کر
اثمن	:	بہت زیادہ قیمتی
لا تكسل	:	مت سستی کر
لا تمش	:	مت چل
مرحاً	:	اکڑ کر
لايحب	:	نہیں پسند کرتا ہے
لاتمزح	:	مت مذاق کر
تميت	:	مردہ کر دیتا ہے
تنشی	:	پیدا کرتا ہے

جبن : بزدلی

حدث : بیان کیا

عدو : دشمن

مبین : کھلا ہوا

یاد رکھنے کی باتیں

نہی کے معنی ہیں کسی کام سے منع کرنا۔

جس فعل سے کسی کام کی ممانعت معلوم ہو، اسے فعل نہی کہتے ہیں۔ جیسے لا تکتب (مت لکھ)، لا تکذب (جھوٹ مت بول)

فعل نہی بھی فعل مضارع حاضر سے بنتا ہے۔ مضارع کے شروع میں لا (نہی) بڑھا دیا جائے۔

لا نہی فعل مضارع کے آخر میں جزم دیتا ہے اور نون اعرابی کو گرا دیتا ہے جبکہ نون ضمیر باقی رہتا ہے۔

گردان	صیغہ	معنی	کیفیت
لا تکذب	واحد مذکر	تو ایک مرد جھوٹ مت بول	آخر کو جزم ہوا
لا تکذبا	تثنیہ مذکر	تم دو مرد مت جھوٹ بولو	نون اعرابی گر گئی
لا تکذبوا	جمع مذکر	تم سب مرد جھوٹ مت بولو	" " "
لا تکذبی	واحد مؤنث	تو ایک عورت مت جھوٹ بول	" " "
لا تکذبا	تثنیہ مونث	تم دو عورتیں مت جھوٹ بولو	" " "
لا تکذبن	جمع مونث	تم سب عورتیں جھوٹ مت بولو	نون ضمیر باقی رہی

مشق

(۱) درج ذیل سوالوں کے عربی میں جواب دیجئے۔

۱- اتذهب الى السوق كل يوم ؟

۲- اى شيء اثمن من الذهب والفضة؟

۳- اتصل الى المدرسة بالتاخير؟

٤- من يضحك عليه ؟

٥- اى شئى يميت القلب؟

٦- اى شئى عادة مذمومة؟

۷- اتلعب وقت القراءة ؟

۸- من العدوا لمبين للانسان ؟

(۲) عربی میں ترجمہ کیجئے۔

- شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔
- شیطان کی پرستش مت کرو۔
- ہرگز جھوٹ نہ بولو۔
- کیوں کہ جھوٹ ایک بری عادت ہے۔
- پڑھنے لکھنے میں سستی مت کرو۔
- ماں باپ کی نافرمانی مت کرو۔

- زمین پر اکڑ کر مت چلو۔
- اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو۔

(۳) درج ذیل فعلوں سے فعل نہی کے تمام صیغے لکھیے۔

افعال	فعل نہی					
تاکل						
تترك						
تشرك						
تخرج						
ترجع						
تسجد						

(۴) درج ذیل جملوں میں افعال کی شناخت کیجیے:

- عادالطبیب المریض
- اکرم الرجل الضیف
- طبخت المرأۃ الطام

- لا تمش فی الطریق مرحاً
- لا تذھب الی المدرسة بالتاخیر۔
- یشفی الله المریض۔
- اذکرو الله کثیراً۔
- اقرأ باسم ربك الذی خلق۔
- یا مریم اقنتی لربك واسجدی وارکعی مع الراکعین ۔
- لا تقربا ھذہ الشجرة فتکونا من الظالمین ۔

الدرس – ٣

المجرد والمزيد فيه

الثلاثي للمجرد

فرح يفرح	نصح ينصح	دعا يدعو
ذهب يذهب	علم يعلم	نقض ينقض

الثلاثي لمزيد فيه

اكرم يكرم	قوم يقوم	انكسر ينكسر
استمع يستمع	تعلم يتعلم	باعد يباعد

ذهب حامدٌ إلى وَلاية أُتر ابراديش ليتعلَّم العُلُوم الدِّيْنِيَّة ، وَالْتحق بدار العلوم الاسلامية ـ بديو بند فرأى هناك جِداراً يُرِيْدُ أن يَنقضَّ فقوَّمَه هو وأَصْدِقَائُه ـ وَلمّا علم العميدُ شَجَّعَهُمْ وَدَعَالَهُمْ بالنّجاح ـ وَلم يَزَلْ حَامدٌ يَجْتَهِد فِي القِراءة حَتّى انعَقَدتِ الامتِحَانَاتِ السَّنَوِيَةُ ففاز فيها بالدرجة العُلْيَا ففرح به الاساتِذةُ وَالتَّلامِيذُ وَاكرمُوه وَاعطَاهُ العَمِيْدُ جَائزة ثمينةً فتبسَّمَ حَامِدٌ وَشَكرَ لَهُمْ ـ وَشَكرَ الله ، ولكنْ كَانَ فِي دار العلوم طالبٌ

اسمُهُ مَحمود بدأ يحسُدُ حامداً فقَاطعَهُ وَبَاعدَهُ عن المَجالَسةِ وَالمُوَاكَلةِ وَالمُحادثةِ ۔
فَلَما بَلغَ الاستَاذ امرَ هُما ، دعَا هُما ونَصَح محمودا وقال له ، ان تَجْتَهِد فِي القِراَة وَالْكِتَابةِ
كما يَجْتَهِدُ حَامدٌ حَتى تَنجح نَجاحَهُ ۔فتأثر محمود بكلامِ الأُستاذِ وَنَدِمَ عَلى فِعلِه۔

حل لغات:

قوم	:	اس نے سیدھا کیا
انکسر	:	وہ ٹوٹ گیا
استمع	:	اس نے غور سے سنا
تعلم	:	اس نے سیکھا
باعد	:	ایک دوسرے سے دور ہوا
تکاثر	:	اس نے زیادہ چاہا
ولاية	:	صوبہ/ریاست
التحق به	:	داخلہ لیا
جدار	:	دیوار
يُديدان ينقض	:	گرنے والی تھی
العميد	:	پرنسپل
النجاح	:	کامیابی

انعقد	:	منعقد ہوا
فاز	:	کامیاب ہوا
الدرجة العليا	:	فرسٹ پوزیشن
اعطى	:	اس نے عطا کیا/دیا
جائزة	:	انعام
قاطع	:	اس نے قطع تعلق کرلیا
المجالسة	:	ساتھ بیٹھنا
المواكلة	:	ایک ساتھ کھانا
المحادثة	:	باہم گفتگو کرنا
ندم	:	وہ شرمندہ ہوا

یادرکھنے کی باتیں:

- ثلاثی مجرد وہ فعل ہے، جس میں حروف اصلی کے علاوہ کوئی زائدہ حرف نہ ہو۔

جیسے: ضرب يضرب ، سمع يسمع ، نصر ينصر ، كرم يكرم

ثلاثی مزید فیہ وہ افعال ہیں، جن میں حروف اصلیہ کے ساتھ حروف زائد بھی ہوں۔ اس کے چند اوزان ہیں:

(١) افعل جیسے اكرم يكرم اكراما، اراد يريد ارادة

(٢) فعل جیسے كرم يكرم تكريما، كلم يكلم تكليما

(٣) انفعل جیسے انكسر ينكسر انكسارا، انتهى ينتهي انتهاء

(٤) تفاعل جیسے تکاثر یتکاثر تکاثراً ، تنافر یتنافر تنافراً

(٥) تفعل جیسے تأدب یتادب تادباً ، تعلیم یتعلم تعلما

(٦) افتعل جیسے اجتهد یجتهد اجتهاداً، اجتنب یجتنب اجتناباً

(٧) استفعل جیسے استنصر یستنصر استنصاراً، استخلف یستخلف، استخلافا۔

مشق

(۱) درج ذیل سوالوں کے عربی میں جواب لکھئے۔

١- الى اى ولاية ذهب حامد؟

٢- باىّ مدرسة التحق؟

٣- من قوم الجلدار؟

٤- لماذا شجعه الاستاذ؟

٥- أكان حامد تلميذا مجتهداً؟

٦- باى درجة فاز حامد فى الامتحان السنوى؟

٧- لماذا حسده محمود؟

٨- من باعد حامدا عن المجالسة؟

٩- لماذا نصح الاستاذ محموداً؟

١٠ أرجع محمودٌ عن فلعه؟

(٢) عربی میں ترجمہ کیجئے

- حامد نے اتر پردیش کا سفر کیا۔